



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مباہلہ میں اس کے تیجہ کے لیے مدت مقرر کرنی جائز ہے اور کیا تیجہ وہ معتبر ہے جو مدت مقررہ کے دوران میں واقع ہو؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

روایات مباہلہ جو آیت مباہلہ کے تحت مفسرین نے ذکر کی ہیں۔ ان سے زیادہ سے زیادہ ایک سال مدت مضموم ہوتی ہے اور جب مدت مقرر ہو جائے تو معتبر تیجہ بھی، وہی ہے جو اس مدت کے اندر ہو اور اگر مدت گزر کر کوئی تیجہ نکلے تو اس میں یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اتفاقیہ ہے کیونکہ اتفاقات سے بھی دنیاغالی نہیں ہے اگر خدا کو اس سے صداقت کا اظہار مقصود ہوتا تو وہ مدت مقررہ میں اس کو ظاہر کر سکتا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ الہدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 157

محدث فتویٰ